

صحیح مسلم کے ابواب و تراجم

مولانا کاہران اجمل

حسن ترتیب اور مضامین و موضوعات کی تقسیم ہر کتاب کی نہ صرف ضرورت ہوتی ہے؛ بلکہ اس سے استفادہ کی آسانی اور مطلوبہ مضمون و موضوع تک رسائی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ موضوعات کے اعتبار سے کتابوں کی تقسیم کا ثبوت خود آسانی کتابوں سے بھی ملتا ہے؛ بلکہ ان کتابوں کو اس چیز کے لیے بنیاد کہنا چاہیے، مثلاً: زیور سے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے موضوعات و مضامین مواعظ و حکم کے عنوان کے تحت آتے ہیں، یعنی وہ مواعظ و حکم کی کتاب ہے؛ جبکہ تورات و انجیل میں کئی موضوعات تھے، جو مواعظ و حکم کے علاوہ احکام و آداب وغیرہ سے متعلق تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ جب موضوعات کے اعتبار سے سابقہ کتابوں کا مقارنہ کیا جاتا ہے تو تورات و انجیل کو مقدم ذکر کیا جاتا ہے؛ کیونکہ ان دونوں کتابوں میں موضوعات کی تقسیم اور تنوع کا سلسلہ قرآن کریم کے قریب قریب ہے۔ (۱)

پھر قرآن کریم میں بھی (سورتوں کی شکل میں) عنوانات موجود ہیں اور یہ عنوانات (سورتوں کے نام) اجتہادی نہیں؛ بلکہ توقیفی ہیں، (۲) کیونکہ جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے فرماتے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں آیت کے ساتھ لکھ دو۔ (۳)

معلوم ہوا کہ قرآن میں عنوانات موجود ہیں؛ لیکن قرآن کریم صرف فقہ یا احکام کی کتاب نہیں؛ بلکہ یہ کتاب عام ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے؛ اس لیے اس کے عنوانات میں بجائے فقہی ترتیب کے عام ترتیب اختیار کی گئی ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جو مسائل و احکامات لکھوائے، وہ بھی خاص مسائل پر مشتمل تھے، مثلاً: بعض صحابہ کرام کے پاس دیت کے مسائل تھے۔ (۴) بعض کے پاس زکوٰۃ سے متعلق مسائل تھے۔ (۵) ان پر اگر عنوانات قائم نہ بھی کیے گئے ہوں؛ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ یہ مسائل یکجا تھے اور صحابہ کرام نے انہیں خاص

نام دیے تھے۔ (۶) پھر اس کے بعد ائمہ گرام نے جو تصانیف فرمائیں، وہ بھی ابواب پر مشتمل تھیں؛ مگر ابواب کی موجودہ فقہی ترتیب علمائے احناف کا کارنامہ ہے۔ (۷) پھر امام مالک نے یہ ترتیب اختیار کی اور یہی ترتیب چلتی رہی، حتیٰ کہ امام بخاریؒ کے ابواب و تراجم ان کا خاصہ شمار ہونے لگے اور ان پر باقاعدہ کتابیں لکھی گئیں، تاہم صحیح مسلم کے ابواب کے بارے میں آراء مختلف رہیں کہ اس میں قائم کردہ ابواب امام مسلمؒ کے ہیں یا نہیں، اگرچہ بالاتفاق امام مسلمؒ نے احادیث کو ابواب کی ترتیب پر ذکر کیا، جس میں وہ (بعض کے ہاں) امام بخاریؒ سے سبقت لے گئے؛ کیونکہ امام مسلمؒ نے اس عمدہ انداز میں احادیث کو ذکر کیا ہے کہ ان کی کتاب سے استفادہ بہ نسبت امام بخاریؒ کی کتاب کے آسان ہے، (۸) کیونکہ امام بخاریؒ نے استنباط مسائل کے لیے احادیث کے اجزاء کو مختلف ابواب کے تحت ذکر کیا ہے جس سے استفادہ مشکل ہے؛ جبکہ امام مسلمؒ نے تمام روایتیں یکجا جمع کر دیں، جس کی وجہ سے استفادہ آسان ہے۔ (۹)

صحیح مسلم کے ابواب و تراجم: صحیح مسلم کے عنوانات کس نے قائم کیے ہیں؟ اس بارے میں تین قسم کی رائیں ہیں: پہلی رائے: دکتور یحییٰ اسماعیل کا خیال ہے کہ صحیح مسلم کے ابواب خود امام مسلمؒ کے قائم کردہ ہیں اور یہ کہنا کہ امام مسلمؒ نے ابواب قائم نہیں کیے، طلبہ کی عمومی اور متخصصین علوم حدیث کی خصوصی غلطی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

”أن الاكمال كشف عما جاء في بعض النسخ لصحيح مسلم من تبويب وتراجم غابت عن كثير من الشراح الذين تناولوا النسخ غير المبوبة، حتى ذاع - خطأ - بين طلبة العلم بعمامة والمتخصصين في الحديث وعلموه بخاصة، أن مسلماً لم يبوّب كتابه وأن البخاري فضل عليه في ذلك، وذلك في مثل ما جاء في كتاب الطهارة، باب التطيب بعد الغسل من الجنابة، قال: عقبه القاضي: وبذلك بطل من ادعى أن مسلماً لم يبوّب كتابه“ (۱۰)

ان کا استدلال قاضی عیاض کی درج ذیل عبارت سے ہے:

”قال القاضي: ترجم البخاري على الحديث: من بدأ بالحلاب والطيب، وقد وقع لمسلم في بعض تراجمه من بعض الروايات مثل ترجمة البخاري على هذا الحديث، ونصه: باب التطيب بعد الغسل من الجنابة“ (۱۱)

اس عبارت سے موصوف کا استدلال ہے کہ مذکورہ ابواب خود امام مسلمؒ کے قائم کردہ ہیں۔

علامہ لکھنوی نے ”سباحہ الفکر“ میں ایک عبارت ذکر کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اس بات کے قائل تھے، لکھتے ہیں:

”والی هذا أشار مسلم في صحيحه بعنوان الباب“ (۱۲)

دوسری رائے: یہ ہے کہ صحیح مسلم میں موجود کتب کے عنوانات خود امام مسلمؒ نے لگائے ہیں اور ذیلی عنوانات امام مسلمؒ

نے خود نہیں لگائے۔ ابو عیدہ مشہور بن حسن فرماتے ہیں:

”ومن الجدير بالذکر أن مسلماً هو الذي وضع عناوين الكتب الرئيسية في صحيحه“ (۱۳)

ان کا استدلال ان کتب میں موجود عنوانات سے ہے، جو انتہائی مقدم مصنفین کی لکھی ہوئی ہیں:

”ولذا تجد أن لها ذكر أفي كتب الأقدمين“ (۱۴)

جیسا کہ رجال مسلم پر کلام کرنے والے پانچویں صدی ہجری کے عالم ابن نجوہ (۳۴۷-۴۲۸ھ) کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے، لکھتے ہیں:

”أحمد بن محمد بن حنبل... روى عن: محمد بن جعفر غندر في الإيمان، وعن هشيم بن بشير في

الإيمان، وعن معتمر بن سليمان في الصلاة والجهاد“۔ (۱۵)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

”نابت بن الضمان... روى عنه أبو قلابة في الإيمان وعبد الله بن معقل في البيوع“ (۱۶)

کتاب کے شروع سے آخر تک تمام راویوں کا ذکر فرما کر یہ نشاندہی کی ہے کہ ان کی روایت فلاں کتاب میں ذکر ہے اور وہ روایت انھیں کتب میں موجود ہیں جن کا ذکر موصوف نے کیا ہے؛ البتہ بعض مقامات پر ابن نجوہ کے عنوانات اور صحیح مسلم کے مطبوعہ نسخہ کے عنوانات میں کچھ فرق پایا جاتا ہے، جس کی طرف ”الامام مسلم بن الحجاج ومنهجه في الصحيح وأثره في علم الحديث“ کے مولف نے اشارہ کیا ہے۔ (۱۷)

تیسری رائے: یہ ہے کہ امام مسلم نے نہ کتب کے عنوانات خود لگائے ہیں اور نہ ہی ابواب کے؛ بلکہ یہ کاوش امام نووی کی ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں:

”أن مسلماً رتب كتابه على الأبواب، فهو مَبْرُوبٌ في الحقيقة، ولكنه لم يَذْكُرْ تراجم أبواب فيه

لثلاث يزداد حجم الكتاب أو لغير ذلك وقد ترجم جماعة أبوابه بترجم بعضها جيد وبعضها

ليس بجيد أما لقصور في عبارة الترجمة أو لركاكة في لفظها وأما لغير ذلك وأنا أحرص على

التعبير عنها بعبارات تليق بها في مواطنها“ (۱۸)

علامہ شبیر احمد عثمانی کا بیان ہے:

”واعلم أن صحيح مسلم قد قرئ على جامعه مع خلو أبوابه عن التراجم“۔

پھر امام نووی کی مذکورہ بالا عبارت کو بعینہ نقل فرما کر آگے لکھتے ہیں:

”والانصاف أنه لم يترجم إلى اليوم بما يليق بشأن هذا المصنف الجليل“ (۱۹)

ہمارے ہاں برصغیر پاک و ہند میں بھی یہی بات رائج اور مشہور ہے کہ صحیح مسلم کے ابواب امام نووی نے قائم کیے

ہیں؛ لیکن یہ بات کس حد تک صحیح ہے، اسے ہم آگے ذکر کریں گے۔
 پہلی رائے پر تبصرہ: جہاں تک پہلی رائے کا تعلق ہے، تو وہ کئی وجوہات کی بنا پر درست معلوم نہیں ہوتی۔
 پہلی وجہ: خود قاضی عیاض نے ذکر فرمایا ہے کہ ”وقد وقع لمسلم في بعض تراجمه من بعض الروايات مثل
 ترجمة البخاري“ (۲۰)

اس عبارت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ عنوانات بعض حضرات کی روایت میں ہیں، دیگر نسخوں میں نہیں ہیں؛ لیکن
 دکتور یحییٰ اسماعیل نے اپنے مقدمہ میں قاضی عیاض کی عبارت سے عجیب استدلال کیا ہے، موصوف کا بیان ہے:
 ”ان الاكمال كشف عما جاء في بعض النسخ لصحيح مسلم من تبويب وتراجم، غابت عن
 كثير من الشراح الذين تناولوا النسخ غير المبوبة“ (۲۱)

ملاحظہ فرمائیے کہ عبارت میں خود ذکر کیا ”في بعض النسخ“ کہ یہ عنوانات بعض نسخوں میں ہیں، اکثر میں نہیں، جیسا کہ
 خود صراحت کی کہ ”غابت عن كثير من الشراح“ اس کے باوجود دعویٰ یہ کیا کہ ”یہ کہنا کہ صحیح مسلم کے ابواب امام مسلم
 نے نہیں لگائے، غلطی ہے۔“

یہ استدلال عجیب اس اعتبار سے ہے کہ موصوف نے خود ذکر کیا کہ اکثر شراح کے نسخوں میں عنوانات موجود نہیں، پھر
 ان اکثر کے مقابلے میں ایک قاضی عیاض کے نسخے میں موجود ہونے سے ترجیح کیسے ثابت ہوئی؟
 ایک وجہ ترجیح جو دکتور موصوف نے ذکر کی ہے، وہ یہ ہے کہ قاضی عیاض کے پاس امام مسلم کے شاگردوں کا نسخہ تھا،
 جس سے انہوں نے صحیح مسلم کو لیا ہے اور اس میں یہ ابواب موجود ہیں:

”لقد حصل القاضي صحيح مسلم المسمى عنده ”المسند الصحيح المختصر من السنن“،

من نسختين: أولاهما: نسخة الجلودى، وهى رواية عن ابراهيم بن سفیان المروزی عن

الامام مسلم، وهى النسخة المعتمدة المشهورة. الثانية: نسخة القلانسی“۔ (۲۲)

لیکن یہ بات ترجیح کا سبب نہیں بن سکتی؛ کیونکہ ممکن ہے کہ مذکورہ ابواب امام مسلم کے کسی شاگرد نے لگائے ہوں، نہ
 کہ امام مسلم نے اور اس پر یہ دلیل بھی ہے کہ دیگر حضرات کے ہاں یہ عنوانات موجود نہیں۔

دوسری وجہ: قاضی عیاض (۵۴۴ھ) کے علاوہ دیگر علماء کی رائے یہی ہے کہ صحیح مسلم ابواب و تراجم سے خالی ہے،
 جیسا کہ ابن صلاح، علامہ سیوطی اور دیگر حضرات نے ذکر کیا ہے۔ علامہ ابن صلاح (۶۴۳ھ) لکھتے ہیں:

”ثم ان مسلماً رحمه الله وایماناً ترتب كتابه على الأبواب فهو مبوب في الحقيقة، ولكنه لم يذکر

فيه تراجم الأبواب، لثلا يزداد بها حجم الكتاب أو لغير ذلك وتحريه رحمه الله فيه

ظاهر“ (۲۳)

امام بقاعی (۸۸۵ھ) فرماتے ہیں:

”انہ لیس فیہ (مسلم) بعد خطبته الا الحدیث الصحیح مسروداً، غیر ممزوج بمثل ما فی کتاب البخاری فی تراجم أبوابه من الأشياء التي لم یسندھا علی الوصف المشروط فی الصحیح، فهذا لا بأس به“ (۲۳)

علامہ سیوطی (۹۱۱ھ) کا بیان ہے:

”ان کتاب مسلم یترجح بأنہ لم یمازجہ غیر الصحیح فانہ لیس فیہ بعد الخطبة الا الحدیث الصحیح مسروداً غیر ممزوج بمثل ما فی کتاب البخاری فی تراجم أبوابه من الأشياء التي لم یسندھا علی الوصف المشروط فی الصحیح“ (۲۵)

امیر صنعانی (۱۱۸۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

”تفضیل صحیح مسلم ان کان المراد به أن کتاب مسلم یترجح بأنہ لم یمازجہ غیر الصحیح، قال ابن الصلاح: فانہ لیس فیہ بعد خطبته الا الحدیث الصحیح مسروداً غیر ممزوج“ (۲۶)
بلکہ خود قاضی عیاض فرماتے ہیں:

”قال الشیخ المحدث أبو مروان الطنبی کان من شیوخی من یفضل کتاب مسلم علی کتاب البخاری“ (۲۷)

اس عبارت میں تفضیل کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

”وقد وجدت تفسیر هذا التفضیل فی فہرست أبي محمد القاسم التجیبی قال کان أبو محمد بن حزم یفضل کتاب مسلم علی کتاب البخاری، لأنه لیس فیہ بعد خطبته الا الحدیث المسرد وعندی أن ابن حزم هذا، هو شیخ الطنبی الذی أبہمہ القاضی عیاض“ (۲۸)

یہی بات علامہ لکھنوی (۱۳۰۳ھ) نے لکھی: ”کان أبو محمد بن حزم یفضل کتاب مسلم علی کتاب البخاری“۔ (۲۹)

علامہ سیوطی دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

”ثم انہ سلك فی کتابہ طريقة حسنة بحيث یفضل بسببھا علی صحیح البخاری وذلك انہ یجمع المتن بطرقھا فی موضع واحد ولا یفرقھا فی الأبواب، ویسوقھا تامة ولا یقطعھا فی التراجم، ویحافظ علی الاتیان بلفظھا ولا یروی بالمعنی ولم یخلط معها شیاً من اقوال الصحابة ومن بعدهم، حتی ولا الأبواب والتراجم - کل ذلك حرصاً علی أن لا یدخل فی

الحديث غيره، فليس فيه بعد المقدمة الا الحديث المرد، وما يوجد في نسخه من الأبواب

مترجمة فليس من صنع المؤلف“ (۳۰)

پھر قاضی عیاض کی سابقہ عبارت اور علامہ سیوطی کی وضاحت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خود قاضی عیاض نے تفضیل مسلم کا مسئلہ ذکر کیا اور اس پر رد بھی نہیں کیا، جو دلیل ہے کہ اس قدر تفضیل کے قاضی صاحب بھی قائل تھے، لہذا یہ دعویٰ کرنا کہ قاضی عیاض اس بات کے قائل ہیں کہ مسلم کے ابواب خود امام مسلم نے قائم کیے، درست معلوم نہیں ہوتا۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ دکتور یحییٰ اسماعیل نے قاضی عیاض کی طرف جو عبارت منسوب کی ہے کہ قاضی عیاض نے ”باب التطیب بعد الغسل من الجنابة“ میں فرمایا ہے کہ ”وبذلک بطل من ادعی أن مسلماً لم یؤب کتابہ“۔ (۳۱) مذکورہ عبارت اکمال المعلم میں اس باب کے تحت نہیں ملی؛ حالانکہ یہ نسخہ خود دکتور موصوف کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے، پھر بھی یہ عبارت اس میں نہ ملی، ممکن ہے کہ بعض نسخوں میں ہو؛ لیکن اس کی طرف دکتور موصوف کو اشارہ کرنا چاہیے تھا؛ لیکن موصوف نے اشارہ بھی نہ کیا، لہذا معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ عبارت قاضی صاحب کی نہیں؛ بلکہ ان کی عبارت سے دکتور موصوف نے نتیجہ نکالا ہے، جو کہ درست نہیں۔

تیسری وجہ: مسلم شریف کے مخطوطات اور اسی طرح شارحین کے ابواب میں اس قدر تفاوت پایا جاتا بھی دلیل ہے کہ یہ عنوانات امام مسلم کے لگائے ہوئے نہیں ہیں، مثلاً: علامہ ابو العباس قرطبی کے عنوانات الگ ہیں، امام نووی اور علامہ ابنی کے عنوانات الگ ہیں۔

مخطوطات میں ابن خیر کا نسخہ جو سب سے نفیس مخطوط شمار ہوتا ہے (۳۲) اور مکتبۃ القرویین میں موجود ہے، اس میں موجود عنوانات امام نووی کے عنوانات سے مختلف اور زائد ہیں، مثلاً: کتاب التفسیر میں مطبوعہ نسخوں میں ذیلی کوئی عنوان نہیں؛ جبکہ ابن خیر کے مخطوطہ میں کتاب التفسیر میں کئی ابواب قائم کیے گئے ہیں۔

رہی بات علامہ لکھنوی کی ”سبحة الفکر“ میں ذکر کردہ عبارت کی تو ممکن ہے کہ موصوف کو ذہول ہو گیا ہو؛ کیونکہ ماقبل میں صحیح مسلم کی صحیح بخاری پر فضیلت کے دو جہات میں یہ بات ان کے حوالے سے گزر چکی کہ امام مسلم کی کتاب میں ابواب نہیں۔

دوسری رائے پر جمعہ: دوسری رائے ممکن ہے کہ کسی حد تک درست ہو، اسی وجہ سے ان کے قریب زمانے کے مصنفین کی کتابوں میں بھی موٹے موٹے عنوانات کا ذکر ہے، جیسا کہ ماقبل میں ابن نجیہ (۳۲۸ھ) کے حوالہ سے گزرا؛ لیکن یہ بات یقین سے اس لیے نہیں کہی جاسکتی ہے کہ جس طرح یہ امکان ہے کہ امام مسلم نے عنوانات لگائے ہوں، یہ بھی امکان ہے کہ یہ عنوانات ان کے کسی شاگرد نے لگائے ہوں؛ کیونکہ ابن نجیہ براہ راست امام مسلم کے شاگرد نہیں؛ بلکہ بعد کے ہیں اور ان تک پہنچے ہوئے مخطوطات امام مسلم کے شاگردوں یا ان کے بھی بعد کے لکھے ہوئے ہوں

گے۔

تیسری رائے پر تبصرہ: تیسری رائے سے متعلق عرض یہ ہے کہ اتنی بات تو واضح ہے کہ صرف امام نوویؒ نے صحیح مسلم کے ابواب نہیں باندھے؛ بلکہ ان سے پہلے بھی صحیح مسلم کے عنوانات لگائے گئے ہیں، جیسا کہ ماقبل میں ذکر ہوا؛ البتہ یہ کہنا بے جا نہیں کہ ہمارے ہاں متداول نسخے کے عنوانات امام نوویؒ کے ہوں؛ کیونکہ خصوصاً ہمارے دیار میں بعد کے علماء نے صحیح مسلم کو امام نوویؒ کی شرح کے ساتھ شائع کیا ہے؛ اس لیے ان کی طرف نسبت کی گئی ہے، ورنہ عنوانات لگانے والے اور حضرات بھی ہیں؛ بلکہ علامہ سیوطیؒ نے بعض اہل اندلس سے نقل کیا ہے کہ صحیح مسلم کے عنوانات قاضی عیاضؒ نے لگائے ہیں، ملاحظہ ہو:

”وذكر ابن دحية في شرح التحرير أن الذي ترجم أبوابه القاضي“ (۳۳)

اسی طرح ابوالعباس احمد بن عمر القرطبی (۶۵۶ھ) نے مسلم کے ابواب ذکر کیے ہیں، ملاکاتب چلبیؒ فرماتے ہیں:

”شرح أبي العباس أحمد بن عمر بن ابراهيم القرطبي المنوفى سنة ست وخمسين وستمائة وهو شرح على مختصره له، ذكر فيه أنه لما لخصه ورببه وبوبه شرح غريبه وبه على نكت من اعرابه“ (۳۴)

بلکہ صاحب کشف الظنون کے مطابق مسلم کے ابواب کئی حضرات نے لگائے ہیں۔ لکھتے ہیں: ”ان مسلماً رتب کتابہ علی الأبواب ولکنہ لم یذکر تراجم الأبواب وقد ترجم جماعة أبوابه“۔ (۳۵)

معلوم ہوا، مسلم کے ابواب وغیرہ کے عنوانات لگانے والے صرف امام نوویؒ نہیں ہیں؛ بلکہ ان سے پہلے بھی عنوانات لگائے گئے ہیں، جیسا کہ قاضی عیاضؒ متوفی ۵۴۲ھ اور ابوالعباس القرطبیؒ متوفی ۶۵۶ھ کے متعلق ماقبل میں گزرنا۔ اس بات کی صراحت خود امام نوویؒ نے بھی کی ہے کہ ”مجھ سے پہلے بھی عنوانات لگائے گئے تھے؛ لیکن بعض سے مقصود انہیں ہوتا تھا اور بعض کے الفاظ عمدہ نہ تھے؛ اس لیے میں نے یہ عنوانات قائم کیے ہیں XXX“ فرماتے ہیں:

”وقد ترجم جماعة أبوابه بتراجم بعضها جيد وبعضها ليس بجيد اما القصور في عبارة الترجمة او لركاكة في لفظها واما لغير ذلك وأنا أحرص على التعبير عنها بعبارات تليق بها في مواطنها“ (۳۶)

اس عبارت سے جہاں امام نوویؒ سے پہلے لگائے گئے تراجم ابواب کا پتہ چلتا ہے، یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ امام نوویؒ کی شرح میں موجود تمام عنوانات امام موصوف کے قائم کردہ نہیں ہیں؛ بلکہ سابقہ عنوانات میں موصوف نے جہاں ضرورت محسوس کی، وہاں تبدیلی کی ہے؛ کیونکہ بعض عنوانات کو امام مرحوم نے خود جید (عمدہ) کہا ہے اور ظاہر ہے کہ جب عنوان عمدہ ہو تو اس کے تبدیل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ البتہ جن کے الفاظ عمدہ نہ تھے یا تعبیر میں نقص تھا، وہاں

عنوان تبدیل کیا؛ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام نووی نے تمام عنوانات نہیں لگائے؛ بلکہ جہاں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی، وہاں پر عنوان تبدیل کیا ہے۔

اس بات کی تائید دیگر شروحات میں موجود عنوانات سے بھی ہوتی ہے؛ کیونکہ ان کے بعض عنوانات اور امام نووی کے قائم کردہ عنوانات میں اشتراک پایا جاتا ہے، مثلاً: ”المفہم“ میں ”باب فضل مجالس الذکر، باب مایقول عند النوم وأخذ المضجع، باب فی الفتنة التي تموج كموج البحر، باب فی صفة الدجال وما یجی معہ من الفتن“ کے ابواب علامہ ابو العباس قرطبی نے قائم کیے ہیں، یہ عنوانات امام نووی کی کتاب میں بھی اسی طرح موجود ہیں اور ابو العباس قرطبی امام نووی سے مقدم بھی ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تمام عنوانات امام موصوف کے نہیں؛ بلکہ سابقہ ابواب میں کچھ تبدیلی کی ہے۔

امام نووی کے تراجم ابواب: امام نووی تراجم ابواب کے قائم کرنے میں کس قدر کامیاب رہے، اس کے متعلق عرض کرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ تراجم نووی کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت اس قدر عطا فرمائی کہ ان کے بعد تراجم ابواب کی نسبت عموماً انہیں کی طرف کی جاتی ہے۔

لیکن نفس عنوانات کے بارے میں یہ بات ملحوظ رہے کہ امام نووی نے جو عنوانات قائم کیے ہیں، ان میں بسا اوقات فقہی مذہب کی طرف میلان پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ بسا اوقات عبارت حدیث سے صرف نظر کر کے عنوان قائم کر کے کسی ایسے مسئلہ کو ثابت کرتے ہیں، جو اس میں موجود نہیں ہوتا، مثلاً: حضرت وائل بن حجر کی ”وضع یدہ الیمنی علی الیسری“ والی حدیث پر عنوان قائم کیا ”باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری بعد تکبیرة الاحرام تحت صدرہ فوق سرہ ووضعهما فی المسجود علی الارض حذو منکبہ“ اس حدیث میں کہیں پر ”تحت صدرہ فوق سرہ“ کے الفاظ نہیں ہیں؛ لیکن باب میں اسے ذکر کیا ہے۔ (۳۷)

اسی طرح ”باب استحباب تحية المسجد برکتین وکراهة الجلوس قبل صلوتہما وانہا مشروعة فی جمیع الاوقات“ کا عنوان (مسلم: ۱/۲۳۸) قائم کیا؛ حالانکہ ”وانہا مشروعة فی جمیع الاوقات“ کتاب میں موجود دونوں روایتوں میں سے کسی میں نہیں ہے، اس قسم کی مثالیں امام نووی کے عنوانات میں کافی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات نے فرمایا کہ تراجم نووی میں شافعی کی بو ہے، جس سے امام مسلم کے شافعی مسلک ہونے کا شبہ ہوتا ہے؛ جبکہ یہ بات درست نہیں، ملاحظہ ہو:

”مراجعة فیہا نفس فقیہ شافعی، ولعل هذا سبباً فی عد الامام مسلم شافعی المذهب، وليس

الأمر كذلك“ (۳۸)

اسی وجہ سے علامہ شبیر احمد عثمانی کا قول بالکل درست ہے کہ ”صحیح مسلم کے ابواب کا اب تک حق ادا نہ ہوسکا۔“

علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

”والانصاف انه لم يترجم الى اليوم بما يليق بشأن هذا المصنف الجليل“ (۳۹)

اس کے علاوہ امام نوویؒ کے تراجم میں طوالت بھی بہت پائی جاتی ہے، جو بسا اوقات اکتاہٹ کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ تعین ابواب کے بارے میں علامہ سیوطیؒ کی رائے: علامہ سیوطیؒ کی رائے یہ ہے کہ امام مسلم کی کتاب کو بغیر عنوانات کے ویسے ہی چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے، تاکہ مصنف کی غرض برقرار رہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

”وما يوجد في نسخة من الأبواب مترجمة فليس من صنع المؤلف وإنما صنعه جماعة بعده
وكان الصواب ترك ذلك“ (۴۰)

لیکن علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی خواہش تھی کہ صحیح مسلم پر عنوانات قائم ہونے چاہئیں، یہی وجہ ہے کہ فرماتے ہیں:

”ولعل الله يوفق عبداً من عباده لما يؤدى حقه ويبيده التوفيق“ (۴۱)

بلکہ انہوں نے خود عنوانات قائم کرنا شروع بھی کیے؛ لیکن شرح کی تکمیل سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا، جس کی وجہ سے مکمل نہ کر سکے:

”وقد كانت للديوبندی جهود مشكورة في تراجم هذا الصحيح، فقد أجاد فيها، وزاد على
النووي زيادات حسنة وأبقى على البعض ألا أن النية اختر منه قبل تمام الكتاب ولعله رجأ أن
يكون ذلك العبد الذي تحدث عنه في عبارته السابقة“ (۴۲)

اللہ کرے کہ کوئی دوبارہ مختصر اور عمدہ الفاظ میں خوش اسلوبی کے ساتھ صحیح مسلم کو عنوانات سے مزین کر کے اس کی کو
پورا کر دے۔ آمین

خلاصہ بحث: اس بحث سے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ صحیح مسلم کے ابواب امام مسلمؒ نے خود قائم نہیں کیے، یہ ممکن
ہے کہ کتب کے عنوانات انہوں نے قائم کیے ہوں؛ لیکن ذیلی عنوانات امام مسلمؒ کے بجائے دیگر کئی حضرات نے قائم
کیے ہیں، جن میں قاضی عیاضؒ، علامہ ابوالعباس قرطبیؒ، امام نوویؒ وغیرہ شامل ہیں اور ہمارے ہاں متداول نسخوں میں
عنوانات امام نوویؒ نے قائم کیے ہیں؛ لیکن تمام عنوانات ان کے نہیں ہیں؛ بلکہ سابقہ عنوانات میں تبدیلی کی ہے؛ البتہ
اب بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ صحیح مسلم کی احادیث پر مختصر اور عمدہ الفاظ میں عنوانات قائم کیے جائیں۔

حوالہ جات

- ۱- تفسیر البغوی، سورة الاسراء، آیت: ۵۵، ۳/۱۲۰، ط: دارالمعرفة بیروت، روح المعانی، سورة آل عمران: ۳، ۳/۷۷، ط: مکتبہ امدادیہ، ملتان۔ ۲- الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی، فصل فی أسماء السور: ۱/۵۲، ط: سمیل اکیڈمی۔ ۳- تاریخ القرآن وغرائب رسمه، الفصل الرابع فی ترتیب آیات القرآن وسوره: ۷۵، ط: مصطفی البابی مصر۔ ۴- سنن

الدارمی، کتاب الدیات، باب الدیة فی قتل العمد ۲/ ۱۸۸، ط: دار احیاء السنۃ النبویۃ - ۵- سنن أبی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی زکوۃ السامۃ: ۲/ ۳۱۹، ط: مؤسسۃ الریان بیروت - ۶- سنن الدارمی، کتاب الدیات، باب لا یقتل مسلم بکافر: ۲/ ۱۹۰، ط: دار احیاء السنۃ النبویۃ - ۷- تمییز الصحیفة، الامام ابو حنیفہ اول من دؤن علم الشریعۃ: ۱۲۹، ط: ادارۃ القرآن کراچی - ۸- البحر الذی زخر فی شرح الفیۃ الاثر للسیوطی: ۲/ ۵۵۶، ط: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ - ۹- البحر الذی زخر فی شرح کفیۃ لأثر للسیوطی: ۲/ ۵۵۶، ط: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ - ۱۰- مقدمۃ المحقق لاکمال المعلم، کتاب الاکمال و قیمۃ العلمیۃ: ۱/ ۲۴، ط: دار الوفاء - ۱۱- اکمال المعلم، کتاب الطہارۃ، باب التطیب بعد الغسل من الجنابۃ: ۲/ ۱۶۰، ط: دار الوفاء - ۱۲- سبۃ الفکر فی الجہر بالذکر: ص: ۱۹، مجموعہ رسائل للکنوی: ۳/ ۵۷۳، ط: ادارۃ القرآن کراچی - ۱۳- الامام مسلم بن الحجاج ومنہج فی الصحیح: ۱/ ۳۸۸، ط: دار الصمی - ۱۴- (ایضاً) ۱۵- رجال صحیح مسلم لابن نجوۃ: ۱/ ۳۰، ط: دار المعرفۃ بیروت - ۱۶- رجال صحیح مسلم لابن نجوۃ: ۱/ ۱۰۹، ط: دار المعرفۃ بیروت - ۱۷- الامام مسلم بن الحجاج: ۱/ ۳۹۰-۳۹۱، ط: دار الصمی - ۱۸- مقدمۃ النووی علی شرح صحیح مسلم، فصل فی بیان عدد احادیث البخاری و مسلم دون المکرات: ۱/ ۱۳۸، ط: دار المعرفۃ - ۱۹- مقدمۃ فتح البلیغ، تراجم صحیح مسلم، ص: ۲۴، ط: مکتبۃ الحجاز ناظم آباد، کراچی - ۲۰- اکمال المعلم: ۲/ ۱۶۰، ط: دار الوفاء - ۲۱- مقدمۃ المحقق لاکمال المعلم: ۱/ ۲۴، ط: دار الوفاء - ۲۲- ایضاً: ۱/ ۴۰-۴۱، ط: دار الوفاء - ۲۳- صیانتہ صحیح مسلم من الاخلال والغلط، لابن الصلاح: ۳۲، ط: دار الکتب العلمیۃ - ۲۴- التکت الوفیۃ للامام البقاعی: ۱/ ۱۱۹، ط: مکتبۃ الرشید - ۲۵- البحر الذی زخر فی شرح الفیۃ الاثر: ۲/ ۵۴۶، ط: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ - ۲۶- توضیح لأفکار: ۱/ ۴۶، ط: مطبعۃ السعاده، مصر ۱۳۶۶ھ - ۲۷- مقدمۃ اکمال المعلم للقاضی عیاض: ۱/ ۸۰، ط: دار الوفاء - ۲۸- البحر الذی زخر: ۳/ ۵۵۳، ط: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ - ۲۹- ظفر لآ مانی بشرح مختصر السید شریف جرجانی: ۱۲۵، ط: کتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب - ۳۰- الدبیاج علی صحیح مسلم بن الحجاج: ۱/ ۴۰، ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی - ۳۱- مقدمۃ المحقق لاکمال المعلم: ۱/ ۲۴، ط: دار الوفاء - ۳۲- الامام مسلم ابن الحجاج: ۱/ ۳۸۸، ط: دار الصمی - ۳۳- البحر الذی زخر: ۲/ ۵۶۴، ط: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ مدینہ منورہ - ۳۴- کشف الظنون، الجامع الصحیح: ۱/ ۵۵۷، ط: مکتبۃ البیہقی، بغداد - ۳۵- ایضاً: ۱/ ۵۵۶، ط: مکتبۃ البیہقی، بغداد - ۳۶- مقدمۃ النووی علی شرح مسلم، فصل فی بیان عدد احادیث البخاری و مسلم دون المکرات: ۱/ ۱۳۸، ط: دار المعرفۃ - ۳۷- صحیح مسلم: ۱/ ۱۷۳، ط: قدیمی کتب خانہ، کراچی - ۳۸- الامام مسلم بن الحجاج ومنہج فی الصحیح: ۱/ ۳۸۶، ط: دار الصمی - ۳۹- مقدمۃ فتح البلیغ، تراجم صحیح مسلم: ۲۴، ط: مکتبۃ الحجاز، کراچی - ۴۰- الدبیاج علی صحیح مسلم بن الحجاج: ۱/ ۴۰، ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ - ۴۱- مقدمۃ فتح البلیغ، تراجم صحیح مسلم: ۲۴، ط: مکتبۃ الحجاز، کراچی - ۴۲- الامام مسلم بن الحجاج: ۱/ ۳۸۷، ط: دار الصمی -